امیر القلم
ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی زید مجدہ
بانی وصدر ُنالج سیٹی، کشن گنج کی سیمانچل تحریری سرگرمیوں کا
ایک حقیقت افروز، چشم کشا اور دل کش مرقع
بنام
سیمانچل تحقیقاتی سیریز
ایک مختصر جائزہ
ترتیب وپیش کش
شاہ محمد ریان رضا قادری برکاتی رضوی، بمبئی
ناشر
سیمانچل اکیڈمی، نالج سیٹی، خواجہ نگر، مہنگاؤں، کشن گنج، بہار
باہتمام
برکاتِ رضا فاؤنڈیشن، میرا روڈ، بمبئی، اکتوبر ۲۰۲۳ء

از: پروفیسر طارق جمیلی، لائن بازار پورنیہ

بتا کس نے تجھے اس نام سے پہلے پکارا تھا — نگر کے روپ میں مجھ کو سنا کس نے سنوارا تھا
گھنے جنگل درختوں پیڑ پودوں کی قطاروں نے — کہ تالابوں میں پورینوں کے پھولوں کی بہاروں نے
بتا کس نے تری گردن میں ڈالی پیار سے باہیں — لگائی کس نے ماتھے پر ترے اس نام کی بندی
بسایا تجھ کو پورن نے سجایا سین نے تجھ کو — ترے ہونٹوں پہ یہ خوش حالی کبھی رقصاں تھی خنداں تھی
ترے دامن میں غلے، دل میں جو مہماں نوازی تھی — شہر چھوٹا ہے مگر دل یہ بڑا رکھتا ہے
شکل قطرہ کی سمندر کا جگر رکھتا ہے — رہ کے وادی میں ہمالہ پہ نظر رکھتا ہے

بانسری چین کی اور پھوس کا گھر رکھتا ہے

قطعہ: سیمانچل

از: مولانا محمد مبارک رضوی پورنوی، بانی مدرسہ عرفان رضا کھپرا، بائسی پورنیہ

ابر چھایا پانی برسا ہر سو جل تھل ہو گیا — خشک صحرا تھا اچانک پھر وہ دلدل ہو گیا
اب اس صحرا کی قسمت کی بلندی دیکھیے — اس کا پیارا نام نامی سیمانچل ہو گیا

از: مولانا محمد مبارک رضوی پورنوی، بانی مدرسہ عرفان رضا کھپرا، بائسی پورنیہ

بن جا ساون کی طرح آج برستا بادل — علم کے نور سے بھر جائے یہ سیمانچل
اس کے صحرا کو سنا گیت محبت والا — جس کے سننے کو تڑپ جائے بیاباں جنگل
پیار کی گرمی سے پتھر بھی پگھل جاتا ہے — اچھی تعلیم سے ہر چیز کے نقشہ کو بدل
دور حاضر کی سیاست سے ذرا ہٹ کر — دور ماضی کی طرف قوم کو اپنی لے چل
سر پھرے لوگوں نے تقدیر بگاڑی تیری — سر پھرے لوگوں کے چنگل سے اسی وقت نکل
اپنے اسلاف کی راہوں پہ قدم رکھ اپنا — اپنے اسلاف کے رستے پہ کمر باندھ کے چل

فیضانِ اسلاف

مفتی محمد ہاشم یوسفی پورنوی علیہ الرحمہ

دیدۂ دل کھولیے جائیے درگاہ شریف ۔۔۔ بندگی کے آستانے کی نفاست دیکھیے
عارف باللہ آسیؔ کی کرامت دیکھیے ۔۔۔ پڑ گئی جس پہ نگاہ اس کی فراست دیکھیے
حضرت یوسف علیمی کا اشارہ ہی تو تھا ۔۔۔ جامع مسجد کی روایت اور عمارت دیکھیے
ہر طرف ہے بارش فیضان عرس یوسفی ۔۔۔ شام ہے صبح منور کی عبارت دیکھیے
حضرت صوفی تفضّل پیکر عشق ووفا ۔۔۔ وہ گئے رخصت ہوئی شان ولایت دیکھیے
زینت بزم ولایت شاہ صاحب چل دیئے ۔۔۔ اس امین زہد و تقوی کی طہارت دیکھیے
مصلح امت غلام یٰسین صاحب کیا گئے ۔۔۔ ہو گئی رخصت پذیر علمی مہارت دیکھیے
شاہ تاج الدین صاحب علم وفن کے تاج ور ۔۔۔ وہ گئے رخصت ہوئی علمی صدارت دیکھیے

قطعاتِ مبارکؔ برِ کاملانِ پورنیہ

از: مولانا محمد مبارک رضوی پورنوی، بانی مدرسہ عرفان رضا کھپرا، بائسی پورنیہ

آفتابِ علم و فن ہیں عالمانِ پورنیہ ۔۔۔ رشکِ شیراز و بخارا وارثانِ پورنیہ
لالہ و گل سے معطر کس قدر ہے یہ زمیں ۔۔۔ کھول کر دیکھو مبارکؔ 'کاملانِ پورنیہ'

پورنیہ کی خاک میں تاثیر ہے وہ لا جواب ۔۔۔ اس کا جو ذرہ جہاں پر ہے وہیں ہے آفتاب
اس کا ہر صحرا گلابوں سے بھرا جانِ چمن ۔۔۔ اس کا ہر دریا طلاطم خیز روحِ اضطراب
توڑ ڈالے گا سبھی ہونٹوں پہ پتھر کا جمود ۔۔۔ 'کاملانِ پارنیہ' کا ہر ورق ہر ایک باب

درشانِ فخر صحافت رئیس التحریر محقق عصر مورخ دورحاضر

حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی مدظلہ العالی

ہو پُر خلوص بڑے باوقار جابر شمس — زمانہ کیوں نہ ہو تم پر نثار جابر شمس

تم ایک ذات میں رکھتے ہو یار جابر شمس — ہزار خوبیاں، گُن بے شمار جابر شمس

ادیب وقت محقق ہو تم مورخ بھی — ہو فکر وفن کے عجب شاہکار جابر شمس

قلم کا پانی چھڑ کر کر زمینِ کاغذ پر — بنا رہے ہو حسیں لالہ زار جابر شمس

زمین کھود کے سونا نکالنے کا ہنر — عطا کیا تمہیں پروردگار جابر شمس

تمہیں تو کوہکنی کا یہ فن بھی آتا ہے — بنا رہے ہو جو نقش ونگار جابر شمس

مہکتے گل ہو، شگفتہ لی، گلاب کا پھول — کہ تم ہو زینت فصل بہار جابر شمس

تمہاری ذات کسی انجمن سے کم تو نہیں — ہر ایک دل کی یہی ہے پکار جابر شمس

خدا نے وضع قطع تم کو ایسی بخشی ہے — کہ جیسے پھول کو رنگت خرار جابر شمس

یہ تیرا کام ہے چن چن کے موتیاں لایا — بنا کے ہار گلے میں اتار جابر شمس

مزاج خسروی پائے ہو بوئے درویشی — تمہارے پاس ہے دولت ہزار جابر شمس

تم اپنے وقت کا شیر ببر ہوکیا کہنا — تمہارے قبضے میں جنگل ہزار جابر شمس

تمہاری ذات نرالی تمہاری بات عجیب — سرور کیف کی فصل بہار جابر شمس

تمہارا نام ہی جب شمسؔ ہے اجالا دو — چمک اٹھے درودیوار یار جابر شمس

ترے وصال کی خوشبو بھی کتنی پیاری ہے — دل ودماغ ہوا مشک بار جابر شمس

ہمیشہ منزل مقصود پر ہو تیرا قدم — خدا سے ہے یہ دعا بے شمار جابر شمس

تمہارے سر پہ کبھی دھوپ آنہیں سکتی — تمہارے سر پہ ہے ابر بہار جابر شمس

یہ ’کاملانِ پورنیہ‘ جو تم نے لکھی ہے — دعائیں دیں گے صغار وکبار جابر شمس

لکھا ہے صفحۂ قرطاس پر مبارکؔ جو

اسے قبول کرو دل سے یار جابر شمس

سیمانچل تحقیقاتی سیریز

ایک مختصر جائزہ

والد ماجد امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس زید مجدہ بتاتے ہیں کہ تحریر وقلم سے ان کو دورِ طالب علمی سے ہی دلچسپی تھی۔ فکر اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی حیات وافکار ان کا خاص موضوع رہا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ۲۰۰۸ء سے وہ اپنی والدہ محترمہ اور میری دادی اماں قاضی شمس النسا مرحومہ کی فرمائش پر حضرت شاہ محمد یوسف رشیدی علیہ الرحمہ اور سیمانچل کے دیگر علما و بزرگوں پر لکھنا شروع کیا۔ ذیل میں سیمانچل کی تحقیقاتی سیریز کا ایک اجمالی جائزہ علم دوست حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ویسے تو ابا حضور کی کتابوں اور مقالوں پر نہ صرف ملک بھر، بلکہ بیرون ممالک کے علما و دانشوران نے جو اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ کچھ تو مطبوعہ ہیں اور کچھ ایک پلندہ کی صورت میں موجود ہے۔ جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہوگا۔ لیکن پہلی بار ۲۰۲۰ء کے لاک لاؤن کے دور میں مولانا ماسٹر محمد افتخار عالم رضوی صاحب قبلہ، ٹھا کر گنج، کشن گنج نے اپنی ایک تحریر، جو ایک الگ جہت سے لکھی گئی تھی، مندرجہ ذیل عنوان سے تین برس پہلے لکھی اور واٹس ایپ پر وائرل کی۔ عنوان وتحریر یہ ہے:

سیمانچل پر تحقیق وریسرچ: ایک مختصر جائزہ

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے، سیمانچل پر تحقیق وریسرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے یا سیمانچل ایسا خطہ نہیں ہے کہ اس پر اہل قلم اپنا زورِ قلم استعمال میں لائیں۔ مگر جب اہل دانش، اہل عقل وخرد اور منصف محققین اور خاص کر اس وسیع وعریض خطے کے اعلیٰ تعلیم یافتہ بیدار اور حساس افراد جب سیمانچل کا نگاہ بصیرت سے جائزہ لیتے ہیں، تو انہیں سیمانچل تحقیق وریسرچ کا ایک وسیع موضوع اور عنوان نظر آتا ہے۔ خاص کر جب کوئی مصنف ومحقق سیمانچل کے ماضی کے گم شدہ اوراق کو پلٹتا ہے اور یہاں کی تابناک تاریخ کا خاص کر اہل سنت کی زریں تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے، تو حیران وششدر رہ جاتا ہے اور اس تاریخی علاقے کی روشن تاریخ کو سپردِ قرطاس کرنے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کرنے لیے مضطرب ہوجاتا ہے۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ عظیم کارنامہ انجام دینا کوہ کنی، صحرا نوردی اور جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

اس راہ کے مسافر ہی واقف ہیں کہ تحقیق کی خاردار وادیوں میں کتنی آبلہ پائی کرنی پڑتی ہے اور نہ جانے کتنے مصائب وآلام سے گزرنا پڑتا ہے۔ سیمانچل کی تاریخ اور خاص کر یہاں کی مذہبی ومسلکی تاریخ کی تحقیق وریسرچ پر غور کریں، تو یہ شدت سے احساس ہوتا ہے کہ اس علمی وروحانی اور تہذیبی وثقافتی، تاریخی خطے پر قلم مصنفین ومحققین ومؤرخین نے عرصہ دراز تک ریسرچ وتحقیق کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔ یہ علاقہ ہمیشہ اہل قلم کی عدم توجہ کا شکار رہا۔ اگر کچھ بھی ہوا ہے، تو وہ

پروپیگنڈا پر مشتمل بدمذہب اہل قلم نے کیا ہے۔ جو اہل سنت کے لیے ہرگز مفید نہیں، بلکہ بدمذہبوں کی تحقیقات کا اصل مقصد ہمارے اسلاف کی خدمات سے آنے والی نسلوں کو دور رکھنے اور ہماری زریں وشاندار تاریخ کو چھپانے کی بڑی سازش اور ناکام کوشش ہے۔لیکن حیرت کی بات ہے کہ صدیوں تک جو علاقہ ہمارے حقیقی اسلاف کا تھا،جس کے چپے چپے کا ذرہ ذرہ اہل سنت کے اولیائے کرام، بزرگان دین، علماومشائخ وصوفیائے کرام کی عظیم خدمات اور عظیم کارناموں سے روشن ہے۔انھی اسلاف کے اخلاف، انھی کے متبعین ومعتقدین اپنے اسلاف کی تاریخ کو عدم توجہ کے سبب محفوظ نہ کر سکے۔

مگر شاید یہ ہمارے بزرگوں، اہل دل اور حساس افراد کی دعائے نیم شبی، آہ سحر گاہی اور روحانی تصرفات کا نتیجہ وثمرہ ہے کہ اسی خطۂ سیمانچل کا فولادی عزائم اور مستحکم ومستقل ارادوں کا مالک،قسمت کا دھنی، ایک صالح نوجوان اہل سنت کا ترجمان بن کر پردۂ غیب سے نمودار ہوتا ہے۔ سینے میں ملی درد کو بیدار کر کے قوم کا ایک بار گراں کندھوں پر اٹھائے اپنے اسلاف کی گم شدہ داستان عشق کی تلاش میں نکل پڑتا ہے اور دشت تحقیق کی کوہ کنی، صحرانوردی اور دردر کی خاک چھاننے کے بعد ماضی کی تاریخ کی بہت سی، بلکہ زیادہ تر کڑیوں کو جوڑنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پھر بلا تاخیر گم شدہ خزانوں کو متعدد کتب ورسائل کی شکل میں قوم کے سپرد کر دیتا ہے۔ سیمانچل کے اس مرد جلیل عبقری شخصیت کو دنیا حضرت امیر القلم علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی مدظلہ العالی کے مبارک نام سے جانتی ہے۔جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ جو بیک وقت مختلف خصائل حمیدہ، اوصاف جمیلہ، متعدد صلاحیتوں اور گوناگوں علمی، ادبی، تنظیمی وفکری خوبیوں کے مالک ہیں۔ بلا مبالغہ آپ عالمی شہرت یافتہ، علمی وادبی شخصیت ہیں۔خاص کر آپ کو تحقیق وادب کے میدان میں عزت واکرام اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

محقق عصر، ماہر رضویات، امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی ایک باصلاحیت وباوقار عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر فنون ولسانیات، فصیح وبلیغ، سحر بیان واعظ وخطیب وادیب وعظیم مصنف بھی ہیں۔آپ علمی وادبی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تقوی وپرہیزگاری، حزم واحتیاط اور اخلاق حسنہ کے پیکر ہیں۔ اکابر واصاغر دونوں کے ہر دل عزیز ومحبوب ہیں۔اہل سنت (مسلک اعلیٰ حضرت) اور خاص کر رضویات کے مستند ومعتبر ترجمان ہیں۔آپ عزم محکم اور عمل پیہم کے خوگر ہیں۔متحرک وفعال شخصیت کے مالک ہیں۔ سیمانچل پر خدمات کے پیش نظر اگر آپ کو فاتح سیمانچل کہا جائے، تو مبالغہ نہ ہوگا۔اور بلا شبہ حضرت شمس ملت کی تحقیقات عالیہ ہمارے لیے مستند ومعتبر مرجع وماخذ ہے۔ نئے مصنفین اور محققین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ رہ نما نقوش اور مواد بھی ان کی فکر وتحریر میں ہے۔لہٰذا سیمانچل کے تمام اہل قلم امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کی کتابوں اور تحریروں کی طرف رجوع کریں اور مزید معلومات کے لیے حضرت سے رابطہ کریں۔

اس مذکورہ تحریر پر مولینا نفیس احمد صاحب قادری کا واٹس ایپ کمنٹ یہ ہے:

’ماشاءاللہ! بہت عمدہ!! سیمانچل کے حوالے سے آپ نے کئی اہم باتیں کی ہیں۔اس کے لیے ڈھیر ساری مبارک بادیاں۔ڈاکٹر صاحب نے اس سلسلے میں کون کون سی کتابیں تالیف کی ہیں۔ اگر اس پر بھی روشنی ڈال دیتے، تو بہتر رہتا۔

ویسے میں نے ان کی ایک کتاب' کاملان پورنیہ' دیکھی ہے اور بعض شخصیات پر لکھے گئے مضامین کے پڑھنے کا بھی خوش گوار اتفاق ہوا ہے۔لیکن کیا انہوں نے مقدمے یا پیش لفظ وغیرہ میں سیمانچل کی تہذیبی وثقافتی وملی شعبہائے زندگی پر کلام بھی کیا ہے کہ نہیں ہے، اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کا علم کہ کوئی ان کی مستقل تصنیف اس سلسلے میں ہے۔کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ان کی تالیفات کا اس حوالے سے ذکر فرماتے'۔

مولانا نفیس احمد صاحب کی اطلاع اور عام علما وقلمکار حضرات کی معلومات کے لیے والد گرامی کی سیمانچل کی تحقیقاتی سیریز کی کتابوں اور مضامین کی ذرا سی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔آپ حضرات یہ فہرست ملاحظہ فرمائیں:

★............کتابیں:

(۱)......کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، صفحات: ۴۹۶

(۲)......سفر خوشبو دیش کا، معروف بہ سفر نامۂ پورنیہ، طبع اول بمبئی، ۲۰۱۱ء، صفحات: ۱۴۴

(۳)......تحقیقات امام علم وفن [مقالات ومضامین خواجہ مظفر حسین] طبع اول بریلی شریف ۲۰۱۲ء، صفحات: ۴۷۲ طبع دوم کراچی ۲۰۲۱ء، صفحات: ۶۴۸

(۴)......سیمانچل: کل اور آج، طبع اول، بائسی، پورنیہ، ۲۰۱۳ء، صفحات: ۳۲

(۵)......شیخ الاسلام: حیات ومکتوبات (شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی) طبع اول، کلکتہ ۲۰۱۵ء، صفحات: ۳۶۸

(۶)......کاملان پورنیہ، جلد دوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، صفحات: ۵۱۲

(۷)......نالج سیٹی: تعارف، مقاصد، طریقۂ کار، طبع بمبئی وکشن گنج ۲۰۲۳ء، صفحات: ۴۴

(۸)......سیمانچل تحقیقاتی سیریز: مختصر جائزہ، شاہ ریان رضا، طبع بمبئی وکشن گنج ۲۰۲۳ء، صفحات: ۲۰

(۹)......حیات حفیظ کا درخشاں پہلو، شاہ حفیظ الدین رحمان پوری، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰۔

(۱۰)......حیات قطب پورنیہ، تذکرہ شاہ محمد یوسف رشیدی، زیر طبع، صفحات: ۲۵۰

(۱۱)......حیات مظہر، تذکرہ مفتی محمد ایوب مظہر رضوی، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰

(۱۲)......آئینۂ سیمانچل، سیمانچل کے مسائل اور ان کے حل کی ممکنہ صورتیں، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰۔

★............: **جلالۃ العلم شاہ محمد یوسف رشیدی** [وفات ۱۹۴۶ء] کی کتابوں کی تلاش، دریافت، اور ترتیب جدید وطباعتی جدوجہد کی ایک ہلکی سی کہانی یہ ہے۔تفصیل کے لیے' سفر نامۂ پورنیہ' وغیرہ دیکھیں:

(۱)......تاریخ پورنیہ، حصہ اول، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، وترتیب جدید وطبع دوم شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ ۲۰۱۷ء، صفحات: ۱۸۲

(۲)......معجزۂ قدم رسول، دریافت وترتیب جدید وطبع اول شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، ۲۰۱۸ء، صفحات: ۴۸

(۳)......آداب دسترخوان، طبع اول بحیات مصنف، وتلاش وترتیب جدید وطبع دوم، شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، بہار ۲۰۲۰ء، صفحات ۵۶

وطبع سوم جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان ۲۰۲۱ء صفحات: ۵۶

(۴)......فاتحہ مروجہ کی حقیقت، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، تلاش وطبع دوم شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ

(۵)......دیوان رشیدی، کلام شاہ محمد یوسف رشیدی، تلاش ودریافت وکتابت وتزئین زیر طبع، صفحات: ۲۵۰

★............موجودہ علمائے سیمانچل کی کتابوں پر تقریظ، تقدیم، تاثر یا نظر ثانی:

(۱)......'تاج شریعت' (ترجمہ منیۃ المصلی) مترجم مفتی شاکر رضا رضوی، طباعت: اون پاٹیہ، سورت، گجرات ۲۰۱۷ء

(۲)......فکر رضا کے اصلاحی پہلو، مؤلفہ مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی پورنوی، طبع بھیونڈی، ۲۰۲۱ء

(۳)......زینت الاتقیا: احوال وآثار، (مفتی محمد زین الدین اشرفی) مرتبہ مفتی ابرار احمد مصباحی کشن گنجوی، طباعت، کٹیہار: ۲۰۲۲ء

(۴)......یہ ڈنکے کی چوٹ ہے، بحوالہ شاہ حفیظ الدین رحمٰن پوری، از قلم: مولانا ساجد رضا قادری، طباعت بارسوئی کٹیہار ۲۰۲۲ء

★............مضامین ومقالات:

(۱)......برہان پورنیہ شاہ حفیظ الدین لطیفی: ایک صدرنگ شخصیت، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء، ب: شاہ محمد حفیظ الدین اور جہان علم ودانش، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل، ج: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی مئی ۲۰۱۲ء، د: مقالات عرفان حفیظ، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل

(۲)......امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، الف: مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، ب: امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، مشمولہ 'تحقیقات امام علم وفن'، مرتبہ غلام جابر شمس، طبع اول بمبئی ۲۰۱۲ء، ج: مع اضافات کثیرہ، کاملان پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، د: 'تحقیقات امام علم وفن، طبع دوم، کراچی ۲۰۲۱ء۔

(۳)......مفتی محمد طیب رشیدی، مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، ب: کاملان پورنیہ، جلد دوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء۔

(۴)......اب دیکھا میں نے اپنا گھر: پورنیہ کی علمی سیر، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء، ب: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، ۲۰۰۹ء، ج: کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، د: 'سفر خوشبو دیش' کا معروف بہ سفرنامہ پورنیہ، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۵)......مولانا کرامت حسین تمنآ: حیات وشاعری، الف: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی فروری ۲۰۱۱ء

ب: کتاب 'کاملان پورنیہ' جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۶)......سیمانچل کا تاریخی، سیاسی ومذہبی تحقیقی جائزہ، محررہ ۲۲ر دسمبر ۲۰۱۲ء، مشمولہ ومجوزہ 'سیمانچل سنی کانفرنس' آٹھ ورقی

مطبوعہ کتابچہ ۲۰۱۳ء۔

(۷)......سیمانچل اور اس کے مسائل کے حل کی ممکنہ صورتوں پر فکر انگیز خاص 'انٹر یو' جس میں دینی وعصری تعلیم، تجارتی و معاشی مسائل پر بھر پور روشنی ڈالی گئی ہے اور بطور خاص وہاں مسلم اکثریت کی بنا پر مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد کے طرز پر مسلمانوں سے اپنا سیاسی پلیٹ فارم بنانے کی تجویز دی اور شفارش کی ہے۔کیوں کہ تعلیم ،معیشت ،سیاست اور صحافت کسی بھی زندہ قوم کی باوقار لائف لیول کے لئے بنیادی ستون ہے۔مشمولہ ششماہی 'وجدان' دیناج پور، دسمبر ۲۰۱۳ء تا مئی ۲۰۱۴ء ص:۳۶تا ۳۹،زیر اہتمام انجمن فروغ علم وادب گنجریا بازار، اسلام پور،ضلع اتر دیناج پور، بنگال۔

[۸]......سیمانچل کے مدارس اہل سنت، الف: سالنامہ 'روشنی' ویشالی، بہار کا 'مدارس بہار نمبر' ۲۰۱۵ء، ب: سالنامہ فکر ملت میرا روڈ بمبئی ۲۰۱۵ء، ج: مشمولہ' کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۵۳ تا ۴۶۵۔

(۹)......بنگال و بہار کا چند روزہ علمی دورہ، ۲۷ / اگست تا ۸ / ستمبر ۲۰۱۵ء، مشمولہ' کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۸۳ تا ۴۹۲

[۱۰]......'سیمانچل کے مسائل اور ان کا حل مطبوعہ ششماہی 'وجدان' اتر دیناج پور اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ء۔
انتخاب از 'سیمانچل: آج اور کل' طبع اول بائسی، پورنیہ ۲۰۱۳ء۔

[۱۱]......شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی ، الف : ماہنامہ 'پیغام شریعت' دہلی اپریل ۲۰۱۶ء ،ب : ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، جون ۲۰۱۶ء
ج: کتاب شیخ الاسلام شاہ غلام یٰسین رشیدی: حیات ومکتوبات، طبع کلکتہ ۲۰۱۶ء میں شامل۔

(۱۲)......خانقاہ رشیدیہ، جون پور شریف: تعارف و پورنوی تناظر، ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، قسط اول فروری، قسط دوم مارچ، قسط سوم اپریل ۲۰۱۶ء

(۱۳)......سیمانچل میں خشک سالی یا سیلاب کی تباہ کاریاں، الف: ماہنامہ کنز الایمان دہلی ۲۰۱۷ء، ب: مشمولہ' کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۷۲ تا ۴۸۲۔

(۱۴)......سیمانچل میں صحافت کا آغاز وارتقا، مشمولہ' کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۶۶ تا ۴۷۱۔

(۱۵)......مفتی حسن منظر قدیری: اِک شہرستان علم وفن، الف: کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع بمبئی، ۲۰۱۱ء، ص: ۳۷۳ تا ۳۸۳، ب: شخص وعکس: امام احمد رضا: نعت گوئی کے آئینے میں، مصنفہ مفتی حسن منظر قدیری، طبع غوث الوری اکیڈمی، کلیان، مہاراشٹرا، ۲۰۱۴ء، ص: ۶ تا ۱۶، ج: فردوس خیال' نعتیہ مجموعہ مفتی حسن منظر قدیری، طبع غوث الوری اکیڈمی، کلیان، مہاراشٹرا، ص: ۵ تا ۱۶۔

(۱۶)......مفتی حسن منظر قدیری: اِک شہرستان علم وفن، جدید مضمون مع مکتوبات وتحریرات مفتی حسن منظر قدیری، مشمولہ سہ

ماہی 'المختار' کلیان، مہاراشٹرا کا 'کنزالدقائق نمبر' فروری ۲۰۲۲ء، ص: ۹۳ تا ۱۰۳۔

(۱۷)......فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی، مع مکتوبات وتحریرات، سہ ماہی 'عرفان رضا' مرادآباد، یوپی، جنوری تا مارچ ۲۰۲۳ء۔

(۱۸)......قدیم شعرائے پورنیہ (تعارف وتذکرہ) محررہ ۲۰۱۴ء، غیر مطبوعہ

(۱۹)......درگاہ شریف شاہ عظمت اللہ چشتی، بازبیریا، بائسی، پورنیہ، محررہ ۲۰۱۷ء، غیر مطبوعہ

★ ....کہتی ہے خلق خدا:

یوں تو ابا حضور کی تحریرات وتحقیقات پر تاثرات اور تبصروں کا ایک پلندہ موجود ہے۔ کچھ تو مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ بھی۔ یہاں زیادہ نہیں، صرف دو تین تاثرات ملاحظہ کریں:

★ ......پہلا تاثر: ایسی سلسلہ وار تحریریں پڑھ کر مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، بنگال کے استاذ مولانا عبدالخبیر اشرفی مصباحی لکھتے ہیں:

'قارئین 'جام نور' شاید میری اس رائے سے اختلاف نہیں کریں گے کہ حضرت علامہ اسیدالحق صاحب قبلہ نے 'خامہ تلاشی' کے کالم میں جیسی شستہ وشائستہ زبان اور تنقید نگاری کا اعلیٰ معیار اختیار کر کے قارئین کے دل جیت لئے تھے، ویسے ہی ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی نے سوانح نگاری وسراپا نویسی میں زبان و بیان اور انوکھی طرز نگارش سے قارئین کے دل موہ لے رہے ہیں'۔ [ماہنامہ 'جام نور' دہلی، نومبر ۲۰۰۸ء، ص: ۳۳]

★ ......دوسرا تاثر: اب دیکھا میں نے اپنا گھر، سفرنامہ' پورنیہ دہلی سے شائع ہوا، تو کئی اہل نظر نے اسے گراں قدر قرار دیا۔ جناب نورین علی حق، دائرۂ شاہ وصی سہسرام، ریسرچ اسکالر دہلی یونیورسیٹی دہلی لکھتے ہیں:

'اب دیکھا میں نے اپنا گھر' کی سرخی دیکھنے کے بعد ذہن کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر غلام جابر شمس اپنا گھر دیکھیں۔ ہم کیوں پورنیہ کی سیر کریں۔ مگر جب قاری اپنی ساری توانائی سمیٹ کر اس کا مطالعہ شروع کرتا ہے، تو اس کی دلچسپی بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ مارہرہ مقدسہ کی واپسی کے بعد شمس صاحب کی معیت میں پورنیہ کی سرزمین پر کبھی بائک کے سفر، کبھی کشتی کے ہچکولے، کبھی وہاں کی سرسبزی وشادابی اور کبھی علمی ودینی شخصیتوں کی گفتگو اور ان کی لائبریریوں سے ڈاکٹر صاحب کی علمی بے قراری کو محسوس کئے بغیر بھی نہیں رہتا۔ موصوف منظر کشی کی اچھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے مضامین کے مطالعہ کے بعد یہ کہنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ نئے لکھنے والوں کے لئے ان کی تحریر لائق تقلید ہے'۔ [ماہنامہ 'جام نور' دہلی فروری ۲۰۰۹ء، ص: ۴۰، ۴۱]

★ ......تیسرا تاثر: ادارہ ششماہی 'وجدان' دیناج پور کا ادارتی نوٹ:

'دنیائے فکر وتدبر اور جہان علم وادب میں محقق عصر امیر القلم حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی صاحب کا نام بڑے ادب واحترام سے لیا جاتا ہے، لیا جاتا رہے گا۔ صرف اس بنیاد پر کہ آپ نے اپنی تحقیق وتفتیش کے لئے لالہ زار وگلزار علاقوں کو پس پشت ڈال کر ایک ایسے علاقے کا انتخاب فرمایا ہے۔ جہاں کہنے کو تو دیندار و جانکار لوگوں کی بھرمار

ہے۔مگرسب اپنے علاقے سے دور، اتنی دور کہ وہ جہاں گئے، وہیں کے ہوکر رہ گئے اور اپنے علاقے کو خشک میدان سمجھ کر شجرممنوعہ بنادیا اور جہاں کی طبیعتوں کے پس منظر میں کہا جاسکتا ہے کہ یہاں کام کرنا ہی اخلاص وللہیت کی دلیل ہے۔

وہاں کی زمین تو زرخیز ہے۔لیکن باشندوں کا مزاج کسی پتھریلی بنجر زمین سے بھی کہیں زیادہ شدید ہے۔آپ نے اپنی تحقیق کا جال اس علاقہ میں بچھا کر جو ہمت دِکھائی ہے، وہ قابل تقلید بھی ہے اور قابل تعریف بھی۔اس علاقے کی افادیت کے پیش نظر آپ کی کتاب 'سیمانچل: کل اور آج' کا ایک لمبا اقتباس قارئین کی نذر ہے۔[ششماہی 'وجدان' اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ء، ص:۷ر زیر اہتمام انجمن فروغ علم وادب، گنجریا بازار، اسلام پور، ضلع اتر دیناج پور، بنگال، نفس مضمون ص:۷ر تا ۱۰ر ہے]

سیمانچل تحقیقاتی سیریز، خصوصاً 'کاملانِ پورنیہ' جلد اول پر اکابر ومشاہیر کے مختصر وطویل تاثرات وخیالات کے کچھ تراشے ملاحظہ کریں:

★......:امام علم وفن خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی علیہ الرحمہ نے والد گرامی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

'میں پورنیہ کا ضرور ہوں، مگر پورنیہ کی جو علمی وروحانی روایت ودرایت اور ادبی وتاریخی حیثیت واہمیت ہے، وہ آپ ہی کے قلم سے پڑھ کر نہ صرف مسرور ومتفخر ہورہا ہوں، بلکہ یک گونہ خوش گوار حیرت واستعجاب سے دوچار بھی ہوں۔ٹھہرے جو آپ نئی نئی دنیا بسانے والے اور نئے نئے آفاق کی سیر کرنے والے'۔

★......:فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی نے تحریر فرمایا:

'رات ہی کو کوئی ایک بجے آپ نے اپنی تازہ ترین تصنیف 'کاملانِ پورنیہ' کی جلد اول مطالعہ کے لیے دی ہے۔...........اور یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ نے جس طرح اپنی صحرانوردی اور کوہ کنی سے ہیرے، جواہرات برآمد کر کے فارسی مقولہ 'کوہ کندہ وکاہ برآوردن' کو عملاً جھٹلا دیا ہے، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور زیادہ سے زیادہ آپ کے امثال پیدا فرمائے۔یکم مارچ ۲۰۱۱ء نزیل بمبئی۔(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم، طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص:۴۲۰)

★......:کنزالدقائق حضرت مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ، کشن گنج نے اپنی طویل تقدیم میں رقم فرمایا:

'آسمانِ علم وفضل پر رہنے والے 'کاملانِ پورنیہ' جن کا تعلق قدیم پورنیہ سے تھا اور موجودہ پورنیہ سے بھی ہے۔خاکِ پورنیہ کی قسمت نہ پوچھیے، یہ خاک بڑی زرخیز اور مردم خیز ہے۔یہ دھرتی بڑی سبزہ زار ولالہ زار ہے۔اس خاک کے سینے سے ہزاروں اہل کمال پیدا ہوئے۔جن کی زندگی برستا بادل اور یہ بادل جدھر سے گزرے، انسانی آبادی کو شعورِ انسانیت کے لحاظ سے سرسبز وشاداب کرتے گئے۔یہ علم وفن کے شہریار بھی ہیں اور ولایت کے تاجدار بھی، زہد وتقوی والے بھی ہیں اور سیرت وکردار والے بھی، ان کا وجود سراپا فیض اور ان کی حیات سرچشمۂ رشد وہدایت'۔

’وہ نوجوان، جو ہمارے خزینۂ لوح وقلم کا ایک تابدار موتی ہے، وہ آشنائے گل بھی ہے اور ہمراز گل بھی، بلند بیں و بلند خیال بھی۔ جہاں وہ ایک عظیم مؤرخ کا فریضہ انجام دیتا ہے، وہیں سیرت نگاری کا حق بھی ادا کرتا ہے، وہ عزیز گرامی مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی ہیں۔ یہ انہی کی بے پناہ جدوجہد اور مسلسل کاوش کا ثمرہ ہے۔ دراصل ان کے دل دماغ میں برسوں سے یہ خیال پنپ رہا تھا کہ پورنیہ کی دھرتی گل و لالہ، نسرین و نسترن سے بھری ہوئی ہے۔ خاکِ پورنیہ جہاں ہری بھری فصل اگاتی ہے، وہیں اس کا آسمان چاند و سورج بھی پیدا کرتا ہے، انجم و کہکشاں بھی جنم دیتا ہے۔ اس کی مٹی لعل و گوہر بھی پیدا کرتی ہے۔ اس کے باوجود پورنیہ ایک صحرا کی طرح خاموش کیوں ہے؟۔ اس پر جمود و تعطل کا غبار کیوں ہے؟؟۔ اس کا ماضی اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے اور گہرا سکوت ہے‘۔

’کاملانِ پورنیہ، ایک معلوماتی دستاویز کی شکل میں قارئین کی نظروں کے سامنے ہے۔ ایک گلدستۂ جمال، ایک صحیفۂ کمال ہے۔ ورق ورق میں اسلاف کے علوم و فنون کی درخشندگی، ان کے کارناموں کی تابندگی، سطر سطر میں ان کے کمالاتِ زندگی، ریاضت و بندگی اور سیرت و کردار کی جلوہ گری ہے۔ اس تاریخی گلدستہ کا مسودہ میرے سامنے ہے، جو طباعت سے آراستہ ہونے کے لیے بے تاب ہے۔ مجھ سے اس کی ’تقدیم‘ لکھنے کی فرمائش ہے‘۔ (کاملانِ پورنیہ، جلد اول، طبع بمبئی ۲۰۱۱ء، ص: ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹۔)

★......: پروفیسر سید شاہ طلحہ برق رضوی، دانش کدہ، دانا پور پٹنہ لکھتے ہیں:

’مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی علوم مشرقیہ کے جید فاضل، باخبر و معتبر صاحب قلم اور حساس و بے دار دانشور کی حیثیت سے معروف ہیں۔ اسلامیات،

خصوصاً امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مجتہدانہ اور مجددانہ کارناموں کے قدر شناس اور رضویات کے ماہر محقق اور آپ کئی گراں مایہ کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ انہوں نے اپنے وطن مالوف پورنیہ (بہار) اور اس علاقۂ مردم خیز کی ان مذہبی اور علمی و ادبی شخصیتوں کی طرف بھی توجہ مبذول کی ہے، جنہیں مرورِ ایام نے عام نگاہوں سے اوجھل کر رکھا ہے۔ ’کاملانِ پورنیہ‘ ڈاکٹر موصوف کا وہ فاضلانہ تحقیقی کارنامہ ہے، جسے اہل نظر ہمیشہ وقعت و احترام کی نظروں سے دیکھیں گے‘۔ ’یہ کتاب ایک ادیب و انشا پرداز عالم دین کی دل آویز جنبش قلم کا ثمر شیریں ہے، جس میں ایک فن کار صاحب علم کی حیثیت سے انہوں نے اپنی عالمانہ، فاضلانہ، مؤرخانہ اور ادیبانہ خامہ فرسائی کے جوہر دکھائے ہیں۔ حسنِ ترتیب کی داد دیجیے‘۔

(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۳۸ و ۴۴۰)

★......: پروفیسر فاروق احمد صدیقی، سابق صدر شعبۂ اردو بہار یونیورسٹی، مظفر پور رقم طراز ہیں:

’زیر تبصرہ کتاب اردو کے معروف قلم کار اور مصنف ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کی گراں قدر علمی، تحقیقی پیش کش ہے۔ موصوف کی شخصیت اردو کے علمی و مذہبی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ کوئی بیس سال سے وہ مسلسل اور بے تکان لکھتے آرہے ہیں۔ ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی تعداد دو درجن سے زیادہ ہے۔ اسی سے ان کے زورِ قلم اور تحقیقی تموج کا اندازہ لگایا جا

سکتا ہے۔'رضویات' ان کا خاص میدان ضرور ہے، لیکن علوم وفنون کے دوسرے شعبہ جات بھی ان کی قلم رو سے باہر نہیں۔ان موضوعات کا تنوع اور بوقلمونی پوری آب وتاب کے ساتھ ان کے یہاں موجود ہے۔موضوع کوئی بھی ہو، ڈاکٹر غلام جابر شمس کا عالمانہ اور دانش ورانہ اسلوب ہر جگہ اپنی انفرادیت کا احساس دِلاتا ہے اور اپنی انہیں خوبیوں کی بدولت وہ اپنے ہم عصروں اور ہم سفروں میں یگانہ وممتاز ہیں'۔(الف: ماہ نامہ'اشرفیہ' مبارک پور اعظم گڑھ، ستمبر ۲۰۱۱ء، ب: کاملان پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ۴۴۳)

★......**حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی کٹیہاری سابق استاذ ومفتی جامعہ امجدیہ، گھوسی، یوپی لکھتے ہیں:**

'ماضی قریب کے ایک بزرگ صفت شخص جلالۃ العلم حضرت علامہ محمد یوسف رشیدی ہری پوری علیہ الرحمہ نے اس علاقے کے علما ومشائخ کے تذکرہ وسوانح کی خشتِ اول رکھی تھی۔مگر اس عمارت کی تکمیل وہ اپنی محدود اور مصروف زندگی میں نہ فرما سکے۔مگر اب ایسا لگتا ہے کہ اسی اساس وبنیاد پر عمارت کھڑی کرنے کا بیڑا امیر القلم حضرت علامہ ڈاکٹر شمس مصباحی نے اٹھالیا ہے۔تذکرہ وسوانح کی جمع وترتیب کا کام کتنا مشکل ہے، یہ کچھ وہی سمجھ سکتے ہیں، جو اس راہ کے شناور ہیں۔علامہ موصوف نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اس سلسلے کی پہلی کڑی' کاملانِ پورنیہ' جلد اول کا ایک خوب صورت گلدستہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔جو نہ صرف قابل تحسین اقدام ہے، بلکہ قابل قدر وقابل تقلید بھی۔مولانا موصوف نے پورے علاقے کا کفارہ ادا کرنے کی سعی کی ہے۔جس کے لیے وہ بجا طور پر تبریک وتہنیت کے مستحق ہیں'۔ (کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص:۴۲۳)

★......**حضرت مفتی اشفاق احمد رضوی کٹیہاری صدر شعبۂ حنفی جامعہ سعدیہ کاسرکوڈ کیرالا تحریر کرتے ہیں:**

'کاملان پورنیہ، یقیناً ایک تاریخی دستاویز ہے۔ایسی جامع کتاب کی اشد ضرورت تھی۔جس کو آپ کے تیشۂ تحقیق نے کوہ کنی کر کے پورا کر دیا۔'من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ' کے مطابق بجا طور پر آپ پورنیہ کے ارباب حل وعقد کی طرف شکریے کے مستحق ہیں۔اس کتاب کے تعلق سے اگر یہ کہنا بجا نہیں کہ تاریخ علمائے پورنیہ کے سلسلے میں اس کو خشتِ اول کی حیثیت حاصل ہے، تو پھر یہ کہنا بھی بجا نہ ہوگا کہ مستقبل کا کوئی قلم کار اس کے بغیر علمائے پورنیہ پر خامہ فرسائی کر کے دادِ تحقیق وصول کر لے گا۔گلشن کتاب کی سیر کرتا گیا، بوقلموں گلہائے نرم ونازک کی خوش بوؤں سے شاد کام ہوتا گیا اور آپ کی تلاش وجستجو، بادیہ پیمائی اور کوہ کنی کو'صد آفریں' کہتا گیا'۔(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص:۴۲۶، ۴۲۷)

★......**حضرت علامہ قاری محمد عبدالرشید برکاتی خطیب وامام مینارہ مسجد بھنڈی بازار بمبئی رقم طراز ہیں:**

'حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر صاحب زید مجدہ وفضلہ کی تازہ ترین تحقیقی تصنیف' کاملان پورنیہ' جلد اول سے کچھ مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔کتاب کیا ہے! ایک جہان حیرت!! جس میں ڈاکٹر صاحب نے پورنیہ کے اصاغر واکابر علما کی سیرت وکردار اور علم وفضل وغیرہ کا احاطہ فرمایا ہے۔ڈاکٹر صاحب علمی میدان کے عظیم شہسوار ہیں۔ان کی تصانیف اس پر شاہد عدل ہیں۔موجودہ تصنیف، جو عکوس ونوادرات کے ساتھ ۴۹۶ رصفحات پر مشتمل ہے، دوسری جلد کتنی ضخیم ہوگی، وقت بتائے گا'۔

(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص:۴۲۵)

★......حضرت علامہ ابوالحسن علی رضوی پورنوی، بانی وسربراہ جامعہ غوثیہ لنگم پیٹھ، سکندرآباد تلنگانہ لکھتے ہیں:

'کاملانِ پورنیہ، کیا ہے؟۔ پہلی بار اپنی متاع گم گشتہ کی بازیافت، موسم خزاں میں اپنی فصل بہار سے آشنائی، گنج ہائے گراں مایہ کی دریافت، پورنیہ کے طول وعرض میں زیر خاک دبے لعل وجواہر کی تلاش، چھوٹی چھوٹی بستیوں کے آنگن میں علم وعمل کے چمکتے موتیوں اور دل ونگاہ کو سیراب کرنے والے دل فریب بہتے چشموں کی جستجو، اپنے تاب ناک ماضی کے چہرے پر اَٹے گرد وغبار کی صفائی، اپنے زمانے کی مخالف ہواؤں کا رخ موڑنے دینے والے سرفروشوں کا تعارف، موج حوادث کو ٹھوکروں پر اٹھا دینے والے خرقہ پوشوں کی داستان رزم وبزم، ہندوستان کے مشرق ومغرب، شمال وجنوب کے شہروں، قصبوں، قریوں میں علم وعمل کی خیرات بانٹنے والے سخی داتاؤں کی فراخ دلی کا آیۂ جلوہ جما، موجیں مارتے سمندر سے کشتی امت کو پار لگانے والے فراموش کردہ کفن بردوش ناخداؤں کی لذت طوفان سے آشنائی کی منظرکشی، پوریہ کی سات سوسالہ پروقار علمی تاریخ کی نقاب کشائی، گمرہی میں دبے ہیرے موتیوں کو ٹھکی سمجھنے والے کوتاہ بینوں کے لیے سرمۂ چشم، عالمان و مہربان پورنیہ سے علم کی خیرات پانے والے احسان فراموشوں کی پیٹھ پر تازیہ عبرت، پورنیہ کے تاجداران کے کلاہان افتخار کے ان تابندہ نقوش کی نشاندہی، جن کی چکا چوند سے ایک عالم منور تھا، ان نامور مردان خدا کی سرگذشت'۔

(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۴۵)

★......حضرت علامہ عبدالمقتدر خان رضوی، بانی ومہتمم دارالعلوم ضیائے مصطفی، جالے، دربھنگہ نے لکھا ہے:

'اس وقت ان کی ایک تازہ تحقیق وتصنیف 'کاملان پورنیہ' میرے سامنے ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب قبلہ کی بلیغ کاوش فکر کا خوب صورت نتیجہ ہے۔ جس میں پورنیہ کی وجہ تسمیہ، محل وقوع اور رقبہ، آبادی، مسلم تناسب، آب وہوا اور پیداوار، صنعت و تجارت، علم وفن کی پرورش پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور پھر ۵۴ ر بزرگوں کے حالات وکوائف بیان کیے گئے ہیں۔ اخیر میں عکس نوادرات بھی دیکھنے کو ملیں گے۔ ۴۹۰ ر صفحات پر مشتمل یہ کتاب پڑھیے، تو بس پڑھتے چلے جائیے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پورنیہ، بہار کی خاک نے ایسی ہستیوں کو جنم دیا ہے، جن کے فیض وکرم کا بادل اس وقت پورے عالم اسلام پر برس رہا ہے۔ پورنیہ، محققین، مؤرخین، مشائخ، علما، صوفیا، ادبا، شعرا کا شروع ہی سے مرکز رہا ہے۔ فارسی زبان وادب میں تو اس کا کوئی ثانی ہی نہیں۔ بقول ڈاکٹر صاحب: اس کو ثانی شیراز، دوسرا اصفہان کہا جاسکتا ہے'۔

(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۳۲)

★......حضرت علامہ توفیق احسن برکاتی سابق مدیر ماہ نامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی لکھتے ہیں:

'پورنیہ، جو ہندوستان کا ایک خوش حال خطہ رہا ہے، ہندوستانی تاریخ میں، جس کی تہذیب، معاشرت، کلچر، سیاسی قوت، اقتصادی پکڑ کا واضح نقشہ موجود ہے، جو کبھی راجاؤں، مہاراجاؤں کی سرزمین رہی ہے اور ساتویں صدی ہجری سے چودہویں صدی ہجری تک اس سرزمین نے بے شمار لالہ وگل اگائے ہیں اور ایسے روحانی سپوت ہندوستان کو عطا کیے ہیں،

جن کی ذاتیں، کارنامے بڑے ہی ہمہ جہت ہیں اور جن کے نقوش قدم یقیناً مشعل راہ ہیں۔ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی نے، جوخود پورنیہ سے تعلق رکھتے ہیں، 'کاملان پورنیہ' کے نام سے یہ کتاب انہی اعاظم زمانہ کے حالات وکوائف پر مشتمل پیش کی ہے اور ۴۹۶ رصفحات کا اچھا خاصا مواد جمع کر کے ترتیب دیا ہے اور اسے مسندگل، داستان گل، پاسبان گل، دھرتی وہ گل ولالہ کی، باغ بان عہد نو، نو بہاران گل، عکس نوادرات کے تحت سات ابواب پر منقسم کیا ہے۔منظوم ومنثور تاریخ پورنیہ سے لے کر عہد کہن اور عہد نو میں پیش آمدہ حالات وواقعات کا ایک مستند، محقق دستاویز بنادیا ہے'۔

(الف: ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، جولائی ۲۰۱۱ء، ب: کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۲۹)

★......**محقق عصر علامہ طفیل احمد مصباحی، سابق مدیر ماہنامہ 'اشرفیہ' مبارک پور، اعظم گڑھ تحریر کرتے ہیں:**

'آسمان ادب وصحافت پر اپنی پوری توانائی کے ساتھ روشنی بکھیرنے والے سورج کا نام ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی ہے۔علمائے اہل سنت کے ممتاز قلم کار اور آپ کا ایک مخصوص لب ولہجہ اور منفرد اسلوب نگارش ہے، جو معاصرین اہل قلم سے آپ کو منفرد و ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔امیر القلم حضرت ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب کی تحریر میں بلا کی کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے۔اسلوب اتنا انوکھا، دل کش اور دل میں اتر جانے والا ہوتا ہے کہ بس دیکھا کیجیے اور پڑھا کیجیے۔اسی مخصوص لب ولہجہ اور جداگانہ اسلوب میں 'تذکرہ کاملان پورنیہ' لکھی گئی ہے۔تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب ضلع پورنیہ، بہار کی ممتاز اور یگانہ روزگار ہستیوں سے ہمیں روشناس کراتی ہے اور ان کی دینی، علمی، ادبی اور قلمی خدمات سے آگاہ کرتی ہے'۔

(کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۲۸)

★......**حضرت علامہ محمد ابرار رضا، سابق مدیر ماہنامہ 'جام نور' دہلی لکھتے ہیں:**

'زیر تبصرہ کتاب 'کاملان پورنیہ' جلد اول تذکرہ وحالات پر مشتمل ایک قابل قدر مجموعہ اور ذخیرہ ہے۔اس کتاب کے مرتب وجامع ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی ہیں۔جو اپنی خوش اسلوب نگاری اور عمدہ تصنیفی وتالیفی اور تخلیقی و تحقیقی خدمات کی وجہ سے علمی وقلمی منظرنامے پر آ گئے ہیں اور کئی اہم موضوعات پر خامہ فرسائی کر کے علما و دانش وروں کی توجہات کو اپنی طرف مبذول کرانے میں کام یاب ہیں۔زیر مطالعہ کتاب 'کاملان پورنیہ' جس کی ضخامت درمیانی ہے اور اس کے سرورق کی سادگی و دیدہ زیبی، طباعت کی آراستگی قابل تحسین وآفرین ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کے ذریعہ پورنیہ جیسے تاریخی ومردم خیز خطے کی حقیقت کی عکاسی کی اچھی کوشش کی ہے۔مرتب محترم نے 'کاملان پورنیہ' میں پورنیہ سے تعلق رکھنے والے مختلف سلاسل کے قدیم وجدید کل ۵۴ رعلما ومشائخ اور صوفیا وصلحا اور ان کے احوال وآثار، افعال وکردار، اقوال و ارشادات اور تعلیمات وخدمات کو اجمال وتفصیل کے ساتھ جمع ومرتب کیا ہے۔جن کی داستانیں تقریباً ساتویں صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی ہجری تک پھیلی ہوئی ہیں'۔

(الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، فروری ۲۰۱۲ء، ب: کاملانِ پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۵۰)

★......:انعام واعزاز:

والد صاحب نہ کٹھنائیوں کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ تعریف وصلہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ ذہن کے مگن اور دھن کے اتنے پکے ہیں کہ پریشانیوں میں بھی اپنے جنون میں کام کرتے رہتے ہیں۔ان کے علمی کاموں کی قدر دانی و پذیرائی ہندوستان و پاکستان سے ہی نہیں، بیرون ممالک سے بھی ہورہی ہے۔سیمانچل کے ہی نہیں، دنیا بھر کے سب سے بڑے عالم امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ نے انہیں دعائے خاص اور نقد انعام سے نوازا ہے۔یہاں دو ایسی مثال، جو سیمانچل سے تعلق رکھتی ہے، پیش ہے۔ویسے تو اعزازات وانعامات اور میڈلس کی ایک لمبی فہرست ہے۔

[۱]......امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ نے رضویات، دیگر علمی و تحقیقی خدمات اور سیمانچل پر سلسلہ وار فکر انگیز مضامین وتاریخی وسوانحی کتب کی اشاعت سے خوش ہو کر نقد انعام سے ۲۰۱۲ء میں نوازا تھا۔

[۲]......اسی طرح ڈاکٹر محمد احسن ودیگر اراکین واسٹاف کھریال ہائی اسکول کھریال، کٹیہار، بہار نے ۱۹/مارچ ۲۰۱۵ء کو ان کی پچیس سالہ علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں اعزازیہ تقریب منعقد کر کے اعزاز واعتراف خدمات اور ہدیۂ سپاس پیش کیا ہے۔

توصیف نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شمسِ ملت فخرِ سیمانچل

امیر القلم حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب مدظلہ العالی

کی پچیس سالہ دینی وقومی اور علمی وادبی گراں قدر کارناموں کے حسین موقع پر اعجاز واستقبال اور

اعتراف خدمات وہدیۂ سپاس

پیش کش: ڈاکٹر محمد احسن صاحب بانی وصدر کھریال ہائی اسکول کھریال، ضلع کٹیہار، بہار

بمقام: کھریال ہائی اسکول کھریال، بتاریخ: ۱۹/ مارچ ۲۰۱۵ء

ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب ایم اے، پی ایچ ڈی گولڈ میڈلسٹ سیمانچل کے مدینۃ العلما علاقہ بائسی میں ۱۹۷۰ء کو پیدا ہوئے۔ دینی وعصری تعلیم کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ فی الوقت بمبئی میں سرکاری پیشۂ تدریس سے وابستہ ہیں، جوان کا ذریعۂ معاش ہے۔ قدرت نے ان کے سینے میں جو دردمند دل رکھا ہے، وہ ہر وقت دین وشریعت اور قوم وملت کی تعلیم و ترقی اور تعمیر و بقا کے لئے دھڑکتا رہتا ہے۔ ان کی زبان اور قلم سے خلوص وخاکساری کے جو پھول جھڑتے ہیں، اس کی خوشبو سے ہر باشعور انسان لطف اندوز ہوتا ہے۔ ان کی پروازِ فکر، پرخلوص تحریر اور پردرد تقریر سے تمام اردو دنیا ان کے لئے دعا گو اور ان سے متاثر ہے۔ وہ ایسے مردِ قلندر صفت ہیں، جو حالات کا رونا نہیں روتے، بلکہ مشکل حالات کی راہ میں حائل ہونے والے کوہِ گراں کو پاش پاش کر کے فتح وکامرانی کا راستہ نکال ہی لیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی امتیازی اوصاف اور نمایاں کارناموں کی وجہ سے بڑوں کو شاد ومسرور کیا ہے اور چھوٹوں کو عملی سرگرمیوں کے لئے اکسایا اور ابھارا ہے۔ آج کی نئی نسل ان کی شخصیت وفکر کو نمونۂ عمل اور نقشِ راہِ حیات بنانے پر شاداں وفرحاں ہے۔

ڈاکٹر موصوف دراصل تحریر وقلم اور بلند فکر وشعور کی حامل شخصیت ہیں۔ اب تک ان کی پچیس علمی وتحقیقی کتابیں ہندوستان و پاکستان سے شائع ہو چکی ہیں اور پچاسوں مقالات ومضامین اور انٹرویوز ہند و پاک کے رسائل واخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ ان کا انٹرویو، تقریر اور پیغام دہلی دوردرشن ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر نشر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان کی خالص ادبی وعلمی اور طنز ومزاح پر مشتمل دو کتابیں 'پروازِ خیال' اور 'بولتی تصویریں' ریڈیو اسٹیشن انگلینڈ سے نشر ہوئی ہے۔ ان کا علمی اور تحقیقی معیار بہت ہی بلند، ذہن ساز اور دل نشین ہے۔ آپ کا طرز تحریر اور اسلوب نگارش انتہائی منفرد، ممتاز اور من موہک ہے۔ ان کے انداز فکر اور اسلوب تحریر کی بطور عام نوجوان نسل پیروی کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان و

پاکستان کے اکابر علما و مشائخ اور ادبا و دانشوران انہیں متعدد معزز الفاظ، القابات اور خطابات سے یاد کر رہے ہیں۔
ان کی پابند شرع زندگی اور عملی پہلو دیکھ کر کوئی انہیں صوفی منش اور مردِ درویش کہتا ہے۔ تو کوئی اعلیٰ حضرت پر نہایت نمایاں تحقیقی کام اور اعلیٰ حضرت سے والہانہ وابستگی کی بنیاد پر انہیں اعلیٰ حضرت کا فرزند روحانی قرار دیتا ہے۔ ان کی فکری پرواز کی بلندی کے سبب کوئی ان کو ڈاکٹر اقبال کا معنوی شاگرد کہنے پر مجبور ہے۔ تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب بریلی شریف، امین ملت حضرت امین میاں صاحب مارہرہ شریف، امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی پورنوی، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب گھوسی، حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب رضوی کراچی، حضرت علامہ عبد الحکیم شرف صاحب قادری لاہور اور محققین او ردانشوروں میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، سید شاہ وجاہت رسول قادری کراچی، پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڈھ، سید محمد اشرف صاحب مارہرہ شریف، حضرت سید شاہ طلحہ برق رضوی داناپور پٹنہ، پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی مظفر پور وغیرہ پچاسوں اصحاب علم و دانش مردِ جانباز ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب قبلہ کو دل سے عزیز و محبوب رکھتے ہیں اور ان کے علمی وفکری کاموں پر خوشی و مسرت اور اطمینان واعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
گذشتہ کئی برسوں سے ان کی اہم وعظیم خدمات کی بنیاد پر ہند و پاک کے مختلف اداروں، خانقاہوں انجمنوں اور اکیڈمیوں کی طرف سے انہیں انعام وایوارڈ اور سپاس وتوصیف ناموں اور سند اعجاز وامتیاز اور سمان پتروں سے نوازا جارہا ہے۔ ان میں سب سے بڑا اعجاز تو بزرگوں کی جانب سے پانچ خلافت واجازت نامے ہیں، جو بقول ان کے انہیں بے حد عزیز ہیں۔ کیوں کہ یہ روحانی وباطنی سعادت اور اخروی نجات کا سبب ہیں۔ دنیاوی اعجاز واکرام میں ایک اہم اعجاز ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کی طرف سے سونے کا تمغہ یعنی گولڈ میڈل کا دیا جانا ہے اور کراچی یونیورسیٹی کے شعبۂ اردو کے پی ایچ ڈی اسکالرز کے تحقیقی مقالات کے لئے بطور بیرونِ ملک ممتحن نامزد کیا جانا ہے۔ ان تمام خدمات واعجازات کے دیکھتے ہوئے سیمانچل کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج وغیرہ زیادہ حقدار ہے کہ ان کی گوناگوں خدمات کو سراہے اور ان کی بافیض شخصیت اور تعمیری وانقلابی سوچ سے کی دل وجان سے قدر کرے۔ اس لئے کہ وہ
اسی سمانچل کے قابل فخر فرزند ہیں اور پہلی بار اس خطے کے مسائل وموضوعات پر قلم اٹھا کر ایک تاریخ ساز فریضہ انجام دیا ہے۔ کاملانِ پورنیہ [دوجلدیں] سفر نامۂ پورنیہ، سیمانچل: آج اور کل، حیات قطب پورنیہ، شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی: حیات و مکتوبات، حیاتِ مظہر [مفتی محمد ایوب مظہر کی سوانح] وغیرہ کتابیں اور مضامین لکھ کر اور چھاپ کر اس علاقہ کا نام ملک وبیرون ملک روشن ومتعارف کرایا ہے۔ کھریال ہائی اسکول کھریال اس حقیر تقریب اعجاز اور توصیف نامہ کے ذریعہ اس سلسلہ کا آغاز کرتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے مزید روشن مستقبل اور مفید ووقیع خدمات کی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔

خلوص کار و نیاز کیش

ڈاکٹر محمد احسن و جملہ اسٹاف واراکین کھریال ہائی اسکول کھریال، کٹیہار، بہار

سیمانچل کے موضوعات پر گراں قدر کتابوں کے سرے اوراق
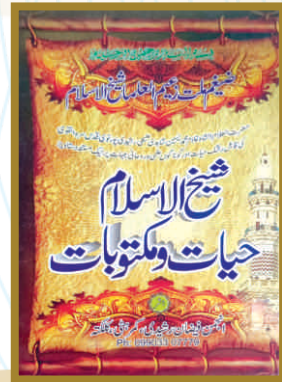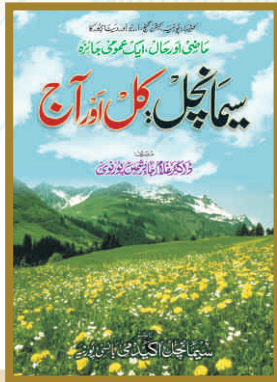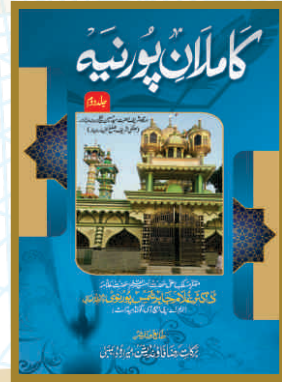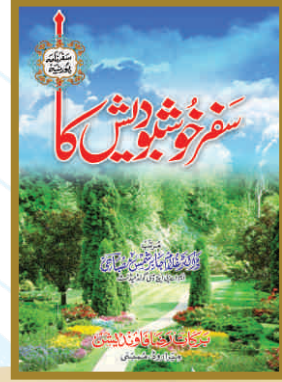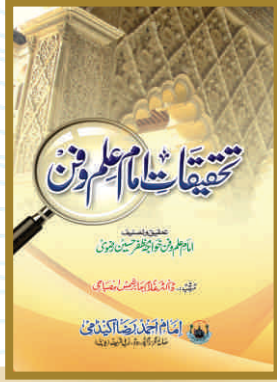
شاہ محمد یوسف رشیدی علیہ الرحمہ کی کتابوں کے سرے اوراق

درگاہ شریف جلکی، کٹیہار
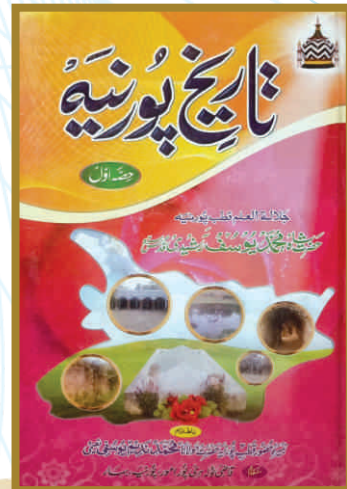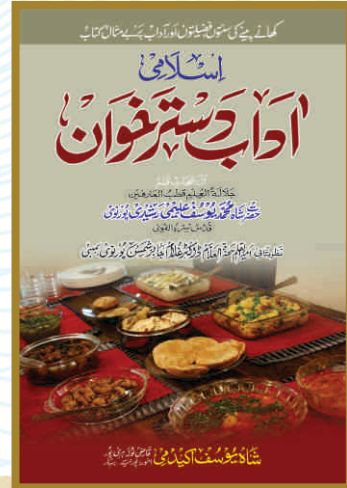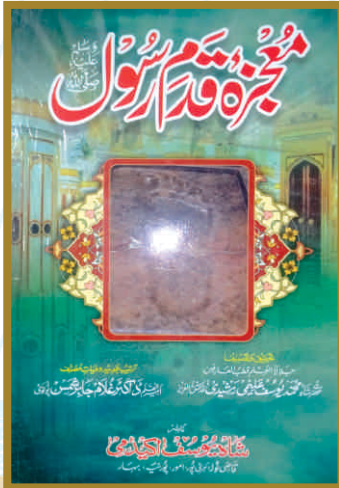
قلعہ جلال گڑھ، پورنیہ

درگاہ شریف چمنی بازار، پورنیہ

مین گیٹ، درگاہ شریف چمنی بازار، پورنیہ

ریلوے جنکشن، کٹیہار

پورنیہ کا ایک دلکش منظر

کچہری نواب کھگڑا، کشن گنج

حویلی نواب کھگڑا، کشن گنج

KNOWLEDGE CITY, KISHANGANJ

(Proposed IMAM AHMAD RAZA UNIVERSITY)

MODERN & ISLAMIC EDUCATION ALL UNDER ONE ROOF

A CITY OF KNOWLEDGE FROM WHEREIN YOU WILL ACHIEVE HERE AND HEREAFTER

Reg. No. E23822/06

First Phase layout

Managed By :

Markaz Barakat-e-Raza Educational And Charitable Trust

Mira Road, Mumbai-401107

Email: info@mbreducampus.com Mob : +91-9137535376 / 9869328511

www.mbreducampus.com

تاریخ میں پہلی بار، ایک نئی تحریک، نیا آغاز

نالج سیٹی، کشن گنج

(مجوزہ امام احمد رضا یونیورسٹی)

سیمانچل کی ہمہ جہت تعمیر و ترقی کے لیے ایک کثیر المقاصد منصوبہ

یہ ایک طویل مدتی، کثیر المقاصد منصوبہ ہے، جو چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلا مرحلہ، جس کے لیے دس ایکڑ زمین کی خریداری طے ہو چکی ہے۔ یوں ہی اگلے مراحل بھی طے کیے جائیں گے۔ پہلے مرحلے کا نقشہ یہ ہے:

PROPOSED PLAN FOR M.B.R EDUCATION CAMPUS

ARCHITECT'S DETAILS: ClientsVision
ARCHITECTURE & INTERIOR
+91 7021 4380 39
+91 7021 4380 39
contact@clientsvision.com
www.clientsvision.com

1	DROP-OFF POINT	7	PLAY AREA	12	GARDEN
2	MAIN ENTRANCE	8	MOSQUE	13	TEACHING STAFF RESIDENCE
3	CAR PARKING	9	WUZU KHANA & SPECIAL SUFI HOUSE	14	GUEST HOUSE
4	BUS PARKING			15	GIRL'S HOSTEL
5	GOVERNMENT ROAD	10	BOY'S HOSTEL	16	PRINCIPAL RESIDENCE
6	ACADEMIC BUILDING	11	NON-TEACHING STAFF RESIDENCE		

M.B.R EDUCATION CAMPUS KISHANGANJ
DESIGN CONCEPT OPTION-4

ClientsVision
ARCHITECTURE & INTERIOR
Approved by:
Ar. Mohtamim Ahmad

زیر انتظام **مرکز برکات رضا**

ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رجسٹرڈ، میرا روڈ، ممبئی | میدان عمل: کشن گنج، سیمانچل، بہار، انڈیا

فون نمبر: ۸۶۵۲۴۳۱۷۶۵/۹۱۳۷۵۳۵۳۷۶ | ای میل : www.mbreducampus.com | ویب سائٹ : Email:info@mbreducampus